سوال

(217) سودے پر سودا کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کسی دوسرے کو دو لاکھ پاکستانی روپے دے کر پانچ ہزار ڈالر کا سودا کرلیتا ہے باقی رقم کی ادائیگی کے لئے آٹھ دن کی مہلت طلب کرتا ہے۔ اب چار دن بعد اس کے پاس ایک آدمی آتا ہے۔ اور پیش کش کرتا ہے کہ تم اپنا بیعانہ مجھ سے لے لو اور مزید پچیس ہزار روپے نفع بھی لے لو اور مذکورہ سودے سے دستبردار ہوجاؤ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسا کرنا شرعاً جائز نہیں ہے کہ کیوں کہ:

1۔ کرنسی کے کاروبار میں تبادلہ نقد بنقد ہونا چاہیے۔ جبکہ مذکورہ صورت میں ایسا نہیں ہے بلکہ اس نے بقایا رقم ادا کرکے پھر ڈالر لینے ہیں۔ یہ قرض کی قرض کے ساتھ خرید وفروخت ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے۔

2۔ یہ کاروبار اس لئے ناجائز ہے کہ ابھی مال اس کے ہاتھ میں نہیں آیا۔ یعنی اس نے اس پر قبضہ نہیں کیا اور اسے آگے فروخت کردیا ہے۔ جس مال پر انسان کا قبضہ نہ ہو اسے فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ حدیث میں ہے: ''اس چیز کو مت فروخت کرو جو تیرے پاس نہیں ہے۔'' (ابوداؤد کتاب البیوع)

لہذا پچیس ہزار روپے نفع سے دوسرے کے حق میں دستبردار ہونا جائز نہیں ہے بلکہ اسے چاہیے کہ نقد بنقد سودا کرکے اسے اپنے قبضے میں کرے پھر وہ آگے فروخت کرے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:242